سوال

(334) عورت کی آمدنی کا حق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وہاڑی سے رضوان اللہ لکھتے ہیں۔ کہ ایک آدمی کا کسی ٹیچر لڑکی سے نکاح ہوا وہ اس وقت اس کی تنخواہ وصول کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ عورت کی آمدنی صرف شوہر کے لئے ہے عورت کو جائیداد بنانے کا شریعت نے حق نہیں دیا ہے کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شادی کے بعد بھی عورتوں کے حق ملکیت کو برقرار رکھا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: ''عورتوں کو ان کے حق مہر خوشی سے دیا کرو۔ ہاں اگر وہ اپنی خوشی سے انھیں چھوڑ دیں تو اسے ذوق شوق سے کھالو۔''(4/النساء: 4)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مہر کے متعلق عورت کا حق ملکیت ثابت کیا ہے اسی طرح وراثت وغیرہ کے کئی ایک مسائل ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بیوی کو جائیداد بنانے کا شرعی حق ہے بلکہ بعض احادیث سے تو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بعض مالدار صحابیات اپنے شوہروں کو زکواۃ بھی دیتی تھی۔ چنانچہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر میں اپنے خاوند حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مال زکواۃ صرف کروں تو کیا یہ جائز ہے؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں! اس کے لئے دو اجر ہیں۔ ایک رشتہ سے حسن سلوک کرنے کا اور دوسرا صدقہ کرنے کا۔'' (صحیح بخاری: کتاب الذکواۃ باب الزکواۃ علی الزوج)

اسی طرح حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق روایات میں آیا ہے کہ وہ اپنے خاوند کے بچوں پر مال زکواۃ خرچ کرتی تھیں۔ (صحیح بخاری حوالہ مذکورہ)

اندریں حالات بیوی کو شریعت نے یہ حق دیا ہے اگر وہ اپنی تنخواہ الگ رکھنا چاہتی ہے تو اسے یہ حق پہنچتا ہے خاوند کو چاہیے کہ وہ اس سلسلہ میں زیادتی کا مرتکب نہ ہو۔ البتہ خاوند کو یہ حق بھی شریعت نے دیا ہے کہ بیوی کی ملازمت اگر حقوق کی ادائیگی میں رکاوٹ کا باعث ہے۔ تو بیوی کو ملازمت چھوڑنے پر مجبور کر سکتا ہے اور بیوی کے لئے اس کے حکم کی تعمیل ضروری ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:352